# محنت و مشقت ترقی کا واحد ذریعہ ہے

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب بدر پریوائی پرتاب گڈھی)

عزیزان ملت - یہ امر مسلم ہے کہ کوئی انسان کسی کام میں اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کام میں تمام اپنی انتہائی کاوشوں کو صرف نہ کر دے چنانچہ یہ چیز مشاہدات سے ثابت ہو چکی ہے کہ جب کسی شخص نے کسی کام کی ابتدا کی ہے تو اس مہم میں اگرچہ اس کو بڑی بڑی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے لیکن اگر اس نے محنت سے کسی صورت میں بھی منہ نہیں موڑا ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ وہ بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہا ہے ہاں اگر کسی نے اس کے برخلاف کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے فعل میں بری طرح ناکامیاب ہوتا ہے کوئی کسان اپنی زراعت میں اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کھیتی میں اپنے پسینہ کو خشک کر دے دھوپ کو دھوپ نہ سمجھے بارش کو بارش نہ خیال کرے اگرچہ ایذا پہنچانے والی چیزیں اس کے مقصد کے درمیان حائل ہوتی رہیں لیکن وہ کسی کی بھی پروانہ کرتے ہوئے برابر اور متواتر اپنے کام میں لگا رہے تو ایک دن وہ ہوگا کہ وہ اپنی محنت و مشقت کے ثمرات حسنہ کو دیکھ دیکھ کر اپنے قلب کی گہرائیوں میں خوشی و مسرت کا دریا موجزن پائے گا اس کا دل باغ باغ ہو جائے گا اسی طرح کوئی طالب علم آسمان ترقی پر اسوقت تک قدم نہیں رکھ سکتا ہے جب تک کہ وہ علم کی تحصیل میں اپنی انتہائی کوشش صرف نہ کر دے رات کو رات اور دن کو دن نہ تصور کرے ہاں ہاں بام عروج پر اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیش و آرام کو بھول نہ جائے عمدہ اور لذیذ کھانے پینے سے اجتناب اور احتراز نہ کرے اپنی تمام دماغی قوتوں کو صرف نہ کر دے چنانچہ آج اساطین علوم کی رفعت علمی کا یہی اولین سبب ہے اسی طریقہ سے فن تجارت کو لیجئے اس میں بھی کوئی اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ گلی و کوچہ کی ٹھوکر نہ کھائے چنانچہ آج جو آپ کو بلاد و امصار میں بڑے بڑے تجار کی جماعت نظر آرہی ہے تو ان کی بھی پہلی حالت یہی تھی جو کہ ایک ادنیٰ مفلس شخص کی ہو سکتی ہے شروع زمانے میں ان کی کوئی ہستی نہ تھی دنیائے تجارت میں ان کا نام و نشان نہ تھا عوام الناس میں بالکل غیر معروف اور مجہول تھے رؤسا اور شرفا اس کی ذات سے ناآشنا اور ناواقف تھے لیکن جبکہ محنت کی گئی اور دربدر کی ذلیل و رسوا کن ٹھوکروں کی پروانہ کی گئی سلسلہ محنت ویسے ہی جاری رہا مایوسی اور ناامیدی پاس بھی نہ آئی تو ایک دن وہ بھی آگیا کہ تمام لوگوں میں اس کی ہستی واحد سمجھی جانے لگی ممتاز اور معروف ہستیوں میں اس کی شمار بھی ہونے لگی شرفا اور امرا عزت و شرافت کی نگاہ سے دیکھنے لگے بڑے لوگوں میں جگہ ملنے لگی اس کے عروج و رفعت کا ہر ایک شخص مداح اور ثنا خوان نظر آنے لگا اور دنیا میں اس نے ملکی اور ملی وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کو اہل عالم کچھ روز تک تو ضرور یاد کریں گے یہ سب کچھ کیوں ہوا اور کس کی بدولت اس کا جواب صرف یہی دیا جا سکتا ہے محنت اور صرف محنت غرض یہ ہے کہ انسان محنت ہی کے ذریعہ سے ایک بہت بڑا تاجر ہو سکتا ہے اور محنت ہی کے باعث سے ایک بہت بڑا عالم اور فاضل اور یکتائے زمانہ ہو سکتا ہے جس فن کو بھی لیجئے تمام فنون و علوم کی ترقی کی کنجی صرف محنت اور مشقت ہی ہو سکتی ہے یہی وجہ تھی کہ مذہب اسلام نے اس پر خوب زور دیا کیونکہ مذہب اسلام ایک خدائی مذہب ہے اس لئے اس کیلئے ضروری

تھا کہ وہ تمام ان قوانین پر حاوی ہو جو کہ باعث ترقی ہو سکتے ہیں چنانچہ اسلام نے جہاں دینی ترقی کے اسباب کو واضح اور روشن کرکے بیان کیا وہاں دنیاوی ترقی کے بھی اسباب کو بتایا اسلام نے کہا کہ انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ محنت کرے چنانچہ ارشاد ہے لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ترجمہ یعنی نہیں ہے انسان کے لئے مگر وہ جو کوشش سے حاصل کرے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ ہر محنت اور مشقت کے بعد سرخروئی اور بلندی حاصل ہوتی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے فان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرا یعنی بیشک سختی اور مشکل کے بعد آسانی ہے آپ نے دیکھا کہ اسلام نے محنت پر کسقدر زور دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص محنت کرے گا اس کی محنت و مشقت کو کسی صورت میں رائگاں اور ضائع نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کا ثمرہ اور بدلہ ایک نہ ایک روز ضرور دیا جائیگا بشرطیکہ اس کے لئے راستہ غلط نہ اختیار کیا گیا ہو کیونکہ ایسی صورت میں اس کی محنت محنت ہی نہیں کہی جا سکتی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہوتا ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین یعنی بیشک اللہ کوشش کرنے والوں کی اجرت کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ خداوند قیوم نے داعی اسلام کو تمام عالم کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ یعنی بیشک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں یہاں پر مختصر طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ حالات و واقعات جو محنت و مشقت سے تعلق رکھتے ہیں عرض کر دوں۔ اوائل حیات سے ہی آپ کبھی بھی بیکار نہ تھے ہمیشہ آپ محنت کرتے رہے اور خود اپنی محنت سے کھاتے پیتے تھے تجارت کی غرض سے شام کی طرف جاتے ہیں اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ سفر میں کسقدر تکالیف اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے آج کل کی طرح اسباب سفر کی آسانیاں اس زمانے میں کہاں تھیں بلکہ اس وقت کی مسافرت نہایت ہی کٹھن اور مشکل ہوا کرتی تھی لیکن آنحضورؐ ان تمام مشکلات کو جھیلتے اور برداشت کرتے ہوئے شام جاتے ہیں اور پھر وہاں سے واپس آتے ہیں جنگ خندق کے موقعہ پر دیکھئے کہ وہاں پر جس طرح اور دیگر مسلمین نہایت ہی جفاکشی سے خندق کھودنے میں مشغول اور مصروف ہیں اسی طرح ہمارے نبی آخر الزماں بھی خندق کھود رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ شکم مبارک پر بھوک کی شدت سے پتھر بندھے ہوئے ہیں مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت اینٹ کے اٹھانے والوں میں دیکھئے تو آفتاب ہدایت بھی نظر آ رہے ہیں آپ کی اسی محنت و جفاکشی کی تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام اطراف عالم میں اسلام پھیل جاتا ہے کیونکہ آپ نے مسلمانوں کو محنت و مشقت کا اتنا خوگر بنا دیا تھا کہ وہ عظیم الشان پہاڑوں اور تموج خیز دریاؤں کو بھی پائے استقلال سے ٹھکرا دیتے تھے ان کی محنت کے سامنے کوئی چیز ان کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی اور ان کے مقصد کے حاصل کرنے میں کوئی چیز سدراہ نہ ہو سکتی تھی چنانچہ وہی مسلمان جو کہ کل تک مفلس و نادار نظر آتے تھے آج تخت خلافت پر متمکن اور جلوہ افروز نظر آ رہے ہیں آنحضورؐ نے مسلمانوں کو تمام ترقیوں کی راہوں پر لا کھڑا کر دیا اور مسلمان اس وقت تک برابر ترقی پذیر رہے جب تک کہ وہ برابر محنت و مشقت کرتے رہے لیکن چونکہ موجودہ مسلمانوں نے محنت و مشقت کو چھوڑ کر تن پروری اور بے کاری اختیار کر لی ہے صنعت و حرفت سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ دن بدن تنزل پذیر ہیں آج آپ اقوام عالم میں دیکھئے سب سے زیادہ بے کار مسلمانوں کی تعداد نظر آئے گی حالانکہ مذہب اسلام نے بے کاری اور گداگری کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی ہے آج آپ ترقی کے کسی شعبے میں بھی دیکھئے وہاں پر تمام قومیں نظر آئیں گی مگر قوم مسلم کے افراد وہاں پر